# چونسٹھ کھمبے کے الہامی نبی

# سے گم تھلہ کے جزوی نبی تک

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے     خصوصاً گم تھلہ کے انبیاء سے

# ایک فتویٰ .. ایک حقیقت

تحریر حضرت مولانا مفتی عبدالمتین قدوائی صاحب دامت برکاتہم فاضل دارالعلوم دیوبند

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے اپنا ذہن اسلامی بنائیں۔اسلامی ذہن کیا ہے۔

حضرت عمر مسجد میں تشریف لائے پوچھتے ہیں اگر خدانخواستہ میں قرآن وحدیث کے راستے سے ادھر اُدھر ہوجاوں تو تم کیا کروگے؟تبلیغی ہوتے تو یہ جواب دیتے۔ یہ بڑوں کا معاملہ ہے،ہم چھوٹوں کو بیچ میں نہیں آنا چاہیئے۔لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں تبلیغیوں کی طرح ہندو ذہنیت کے لوگ نہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں ایمان والے موجود تھے اس لیئے جواب ملا۔ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم نے یہ تلوار کس لیئے رکھی ہے۔اس سے آپ کو سیدھا کردیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے ایسے دوست عطا فرمائے جو مجھے گمراہ ہونے سے بچائیں گے۔(ہندو ذہنیت ) ہندو گائے کو بھی خدا مانتے ہیں اور بوہڑ کے درخت کو بھی ایک گائے ایک بوہڑ کے درخت کو کھا رہی تھی۔کسی مسلمان نے وہاں موجود کسی ہندو سے کہا کہ جا تیرا ایک خدا دوسرے کو کھا رہا ہے۔اپنے خدا کو بچا۔تو وہ ہندو کہنے لگا۔ رام رام یہ بڑوں کا معاملہ ہے ہم چھوٹوں کو مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔اس ذہنیت کا انجام کیا ہوگا سوچ لیجیئے ۔۔۔۔۔۔؟؟؟ آج تبلیغی جماعت میں سب سے پہلے یہی ذہن دیا جاتا ہے بڑوں کے معاملے میں چھوٹوں کو مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔چاہے بڑے کفر بکیں چھوٹے ہاں میں ہاں ملائیں۔ یہ اسلامی ذہن نہیں یہ ہندو ذہنیت ہے اس سے توبہ کرنا سب پر لازم ہے۔

# الاستفتاء

**عزت مآب جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

ا۔مولانا اشرف علی تھانوی نے شبلی نعمانی اور حمید الدین راہی وغیرہ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔سرائے میر ضلع اعظم گڑھ میں واقع مولانا امین احسن اصلاحی کے زیر اہتمام جاری ان کے مدرسہ الاصلاح کے بارے میں فرمایا کہ یہ کفر و زندیقیت کا مرکز ہے جو ان کے اجتماعات میں شریک ہوں اس کا بھی یہی حکم ہے اس کی وضاحت مطلوب ہے۔

۲۔۱۹۴۰ء کے عشرے میں تبلیغی جماعت ہندوستان کے شہر دہلی کے مضافات میں واقع بستی حضرت نظام الدین اولیاء کی عمارت چونسٹھ کھمبے کی مسجد بنگلے والی سے شروع ہوئی اور آناً فاناً پورے ہندوستان اور پھر پوری دنیا میں پھیل گئی یہاں تک کے اسرائیل میں بھی اس جماعت کے مراکز ہیں۔کوئی غیر مسلم ملک ان کی مخالفت نہیں کرتا۔ ہر ملک میں آؤ بھگت ہوتی ہے۔سعودی عرب، افغانستان میں ان کی سرگرمیوں پر پابندی ہے اس کی وجہ کیا ہے! قاری طیب صاحب، مولانا احتشام الحسن کاندھلوی صاحب، مولانا عبدالسلام نوشہروی صاحب مولانا ضیاء الحق مانسہروی، مولانا انظر شاہ، مولانا عاشق الٰہی میرٹھی، مولانا اعزاز علی اور مولانا شمیم احمد قدوائی رحمۃ اللہ علیھم نے ان کے بارے میں کیا رائے دی ہے؟ مرزا الٰہی بخش پٹواری نصر اللہ، خان بہادر رشید احمد اور ڈاکٹر ذاکر حسین کون تھے؟

۳۔آپ کے مسائل ان کا حل ص ۲۵ جلد نمبر ۱۰ میں۔حضرت شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی نے فتویٰ دیا کہ علماء و مدارس کے خلاف ذہن لے کر لوٹنے والے تبلیغیوں کو تبلیغ میں جانا حرام ہے۔ایسے لوگ گمراہ ہیں۔کُفر کی سرحد کو پہنچ گئے ہیں اس کی تشریح فرمادیں۔یہ فتویٰ ایک تبلیغی کے لیئے ہے یا تمام جاہل مبلغین پر لاگو ہوگا۔

۴۔کیا مولانا الیاس کو نظر آنے والے خواب سچے تھے؟ جب علمائے دیوبند دینی خدمات انجام دے رہے تھے تو مولانا الیاس کو تبلیغی جماعت بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ ان کی تصانیف، ان کی علمی استعداد، خاندانی، ذہنی و مالی حالت اور تقویٰ پر روشنی ڈالیئے۔

۵۔حضرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں عام مسلمان کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے؟ ڈاکٹر طارق جمیل نے روافض کو مسلمان قرار دیا۔سنی شیعہ ایک ہی درخت کے دو پھول ہیں۔مولانا سرفراز صفدر کے بارے میں ردیدکی گردان پڑھی۔شہید ناموس صحابہ مولانا حق نواز کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے کہا کہ نہ صحبت تھی۔نہ علم، بس خطابت ہی خطابت تھی۔ایک آگ لگادی۔کیا شیعہ ختم ہوگئے؟ ہمارے لیئے اب نجات کا راستہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نہیں بلکہ بنی اسرائیل میں جانا پڑے گا۔حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلطی پر تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غلطی ہوئی تھیں۔صحابہ کرام محفوظ نہیں۔انہیں کافر کہنے والا کافر نہیں ہوتا (العیاذ اللہ) وضاحت فرمائیں۔علمائے دیوبند نے انگریزوں سے جہاد کر کے غلط کیا۔حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت قاسم نانوتوی، حضرت حسین احمد مدنی نے غلطی کی۔ایسے الفاظ کی ادائیگی کے بعد شریعت مطہرہ کا کون سا حکم لاگو ہوتا ہے؟ رجوع کا قصہ کیا ہے؟

۶۔ پروفیسر بہاولپوری نے علماء اور مجاہدین کا مذاق اُڑایا تھا اس لیئے مسٹر بہاولپوری پر مفتی رشید احمد صاحب نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا کیا مسٹر بہاولپوری نے رجوع کرلیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کیا تو ان سے تقریر کیوں کرائی جاتی ہیں۔

۷۔ تبلیغی نصاب فضائل اعمال کا مساجد میں بلاناغہ اہتمام سے پڑھے جانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ علمائے دیوبند کا عوامی دروس کا مزاج کیا ہے؟ نیز گشت شب جمعہ سالانہ چلہّ چار مہینے وغیرہ کا شرعی حکم کیا ہے۔

۸۔ مندرجہ ذیل اقوال کا قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمایئے اور حکم بیان کیجئے۔

۱۔ صحابہ کرام دنیا سے روتے ہوئے گئے۔

۲۔ ہماری یہ تحریک دشمن نواز دوست کش ہے۔ آجائے جس کا جی چاہے۔

۳۔ جو مروجہ تبلیغ نہیں کرتا یا ان کی نصرت نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔

۴۔ صحابہ کرام سو نمبر نہیں لے سکے۔

۵۔ مروجہ روافض مسلمان ہیں۔

۷۔ دورِ صحابہ میں کامیابی نہیں بنی اسرائیل میں جانا پڑے گا۔

۸۔ کفار میں اچھائیاں ڈھونڈو۔

۹۔ نہی عن المنکر مت کرو اس سے توڑ پیدا ہوتا ہے۔

۱۰۔ ہم آسمان سے اوپر یا زمین سے نیچے کی باتیں کرتے ہیں۔ درمیان کی باتیں نہیں کرتے۔

۱۱۔ دین متحرک ہے کتاب جامد ہے، متحرک کا جامد سے حاصل ہونا قانونِ فطرت کے خلاف ہے۔

۱۲۔ درسِ قرآن سے کسی کی اصلاح نہیں ہوتی۔ درسِ قرآن شر ہے، درسِ قرآن فتنہ ہے

۱۳۔ درسِ قرآن دے کر مولانا احمد علی لاہوری نے غلطی کی۔

۱۴۔ جب تک مدارسِ دینیہ ہیں تبلیغ کا کام نہیں چل سکتا۔

۱۵۔ حاجی امداداللہ مہاجر مکی، حافظ ضامن شہید، مولانا قاسم نانوتوی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے۔

۱۶۔ تیسری صدی کے بعد کوئی مسلمان نہ رہا۔

۱۷۔ تلاوت قرآن کرنے والے کو شیطان نے سمندر سے چھڑا کے قطرے میں ڈال دیا۔

۱۸۔ علم دین حاصل کرنے سے تکبّر پیدا ہوتا ہے۔

۱۹۔ سنی اور روافض دونوں ایک درخت کے دو پھول ہیں

۲۰۔ حج، عمرے سے چلّے کو اور مکّہ مدینہ سے رائے ونڈ کو افضل سمجھنا۔

۲۱۔ اگر اللہ نے خطباء سے کام لینا ہوتا تو عطاء اللہ شاہ بخاری سے کام لیتے۔

۲۲۔ نبی کریم ﷺ نے دین کے لیئے کبھی ہتھیار نہیں اُٹھائے، مولانا الیاس پر ہزار سال میں پیغام نازل ہوا وغیرہ۔

۹۔فتاویٰ محمودیہ،ص۲۹۰،ج۴،مطبوعہ جامعہ فاروقیہ کراچی، پر ہے کہ ایک تبلیغی نے دورانِ تقریر کہا مولانا الیاس الہامی نبی تھے۔آنے والے واقعات کا انہیں بذریعہ الہام ہونا تھا۔ص۳۲۷ پر ہے کہ ایک نے یوں تقریر کی مشورہ وحی کا بدل ہے۔ایک اور کی تقریر کچھ یوں ہے نبی کا بدل مجمع ہوتا ہے۔ان تقاریر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۱۰۔نماز کی وجہ سے حضورﷺ نے اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کے دوٹکڑے کر دیئے۔نماز کی باہر کی طاقت سے نماز کی اندرونی طاقت بہت زیادہ ہے۔اب اس دنیا میں نجات کی شکل نہیں بن رہی ہے۔یہ اس چاند پر جانے کا سوچ رہے ہیں اگر وہاں پہنچ بھی گئے تو خدا کا قہر انہیں نہیں چھوڑے گا۔(ص۳۷، مجموعہ بیانات حاجی عبد الوہاب، گم تھلہ والے مطبوعہ وقاص پبلیکیشنز اور ادارہ اشرف الامداد، رائے ونڈ) نبی کا بدل ایک آدمی نہیں ہوتا بلکہ ایک مجمع ہوتا ہے۔(ص ۱۳۹) ہمارا مقصد حضورﷺ اور صحابہ جیسا مجمع تیار کرنا ہے(ص۱۶۱) جب یہی مجموعہ بن سکتا ہے(یعنی صحابہؓ کا) تو عین قیامت تک آنے والے امت محمدﷺ کو بے قرار کر دیا تھا۔ان کے آرام کو ختم کر دیا ہے۔یہ وہ نسبت ہے کہ جس قدر جس کے سینے میں منتقل ہوتی ہے اسی قدر وہ انسانیت کے لیئے رحیم وکریم بنتا ہے۔یہ وہ عالی نسبت ہے جس کی طلب اللہ نے میرے اندر پیدا فرمائی اور میں انسانیت کے لیئے رویا۔اللہ تعالیٰ کی رحمت میری طرف متوجہ ہوئی اور میرے اندر اس نسبت نبوت کو منتقل فرمایا۔ساری نسبت اللہ کی طرف سے حضورﷺ کو عطا ہوئی۔ساری کائنات میں آنے والے کُل ہے مگر اللہ کی طرف سے نسبت نبوت مجھے عطا ہوا وہ جز کے جز سے بھی چھوٹا ہے۔ مجموعہ بیانات ص۱۴۹، مذکورہ بالا عبارات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

بینوا وتو جرزا اراجرکم علی اللہ

عبدالحمید انگر، ناظم عمومی مرکز احرار، لکشمی چوک، لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الجواب منہ الصدق والصواب

۱۔ شریعت مطہرہ دودھاری تلوار کی مانند ہے۔ جو بھی اس کی زد میں آئے گا ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔ چاہے جس بھی مرتبے کا سمجھا جاتا ہو۔ چاہے جتنی بڑی جماعت کیوں نہ ہو۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ شریعت کی نظر میں امیر غریب کا کوئی فرق نہیں قانونِ شریعت سب کے لیے ایک جیسا ہے۔ معجزات کے انکار کی بناء پر شبلی نعمانی اور حمید اللہ فراحی پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے حکیم الامتؒ کو خط لکھا کہ آپ نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے، حالانکہ یہ حضرات تہجّد گزار ہیں تو حضرت حکیم الامتؒ نے جواب میں تحریر فرمایا۔ یہ سب اعمال اور احوال ہیں۔ عقائد جداگانہ چیز ہے۔ صحت عقائد کے ساتھ فسادِ اعمال واحوال اور فسادِ عقائد کے ساتھ صحت اعمال واحوال جمع ہوسکتے ہیں۔ عقائد مدارِ نجات ہیں اعمال مدارِ نجات نہی ہیں (فتاویٰ حکیم الامتؒ)

۲۔ تبلیغی جماعت کا آناً فاناً پورے ہندوستان میں پھیلنا اِس کی علامت ہے کہ انگریز حکومت نے ایک گندم نماجَو فروش جماعت کی اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لیئے خوب سرپرستی کی اور اب تک قادیانیوں کے ذریعے مالی سرپرستی کی جارہی ہے۔ اِس جماعت نے اربوں ڈالر کے حساب سے اجتماعی خرچے کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ تبلیغی جماعت کے اکابرین کا انگریز لعنت بر پدر فرنگ کے گیت گانا۔ خان بہادر رشید احمد دہلوی کے ذریعے رقوم کی ترسیل۔ صدر جمہوریہ ڈاکٹر ذاکر حُسین کا لندن میں پہلا گشت پھر دینِ اکبری کی بنیاد ڈالنے کا اعلان۔ علمائے دیوبند رحیم اللہ کے بارے میں یہ کہنا کہ اِنہوں نے غلطی کی یہ تمام باتیں اس جماعت کی کتب میں موجود ہیں۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس جماعت کا مقصد وہ نہیں جو یہ بتاتے ہیں۔ درپردہ کچھ اور مقاصد ہیں۔ دنیائے کفر اِن کی سرپرستی کررہی ہے۔ ہرجگہ اِن کو ویزہ ملتا ہے۔ کفر اِن سے خوش ہے۔ یہی ان کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔ تبلیغی جماعت کے ابتدائی ایاّم میں ان کی تمام خباثتیں پوشیدہ رہیں۔ اگر کوئی بات طشت از بام ہوئی بھی تو لوگ ان کی ظاہری تصویر دیکھ کر درگزر کرتے رہے۔ اِس استفتاء کے جواب لکھنے میں جن کتب کی عبارات کو خلاف شرع پایا گیا ان کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ ملفوظات ۲۔ مکتوباتِ الشاہ محمد الیاس ۳۔ چشمہءِ آفتاب ۴۔ تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور ان کے جوابات۔ ۵۔ مولانا الیاس اور اُن کی دینی دعوت۔ ۶۔ فضائلِ اعمال۔ ۷۔ فضائل صدقات۔ ۸۔ فتاویٰ محمودیہ۔ ۹۔ مرقع یوسُفی۔ ۱۰۔ تبلیغ کی ابتداء اور بنیادی اصول۔ سب سے پہلے اِس بدعت ضالہ کے خلاف مولانا اعزاز علی صاحب نے دارالعلوم دیوبند سے آواز اُٹھائی۔ حضرت رائے پوریؒ اور مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ نے کلمہءِ حق بلند کیا۔ مولانا عبدالسلام نوشہروی خلیفہ مجاز حضرت تھانوی نے اِن کے خلاف کتاب لکھی جس کا نام مقدس شاہراہ تبلیغ ہے۔ اور اس میں انہوں نے لکھا کہ رائے وَنڈ دُنیا میں واحد روحانی ہسپتال ہے جہاں مریض مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ جس نے ہلاک ہونا ہے ان کے پاس چلا جائے۔ علماءِ حق آگاہ ہوں کہ ایک نئے فتنہءِ اکبری سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ اس فتنے کی سَرکوبی کے لیئے جو بھی گام کرے گا حضرت مجدد الف ثانیؒ کی طرح ثواب پائے گا۔ حضرت مولانا شمیم احمد صاحب قدوائی فاضل دارالعلوم دیوبند کا یہ فرمانا کہ تبلیغی جماعت نے جتنا دین کو نقصان پہنچایا ہے کسی اور جماعت سے نہیں پہنچا۔ بالکل مبنی برحق اور بجا ہے۔ اِسی وجہ سے حضرت مولانا قاری طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اِن کے بارے میں فرمایا کچھ لوگ تبلیغ کے نام پر جو کچھ کام کررہے ہیں دراصل یہ تبلیغ نہیں تحریف ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ جلد نمبر۴، صفحہ ۳۰۳ جامعہ فاروقیہ کراچی) بقول مولانا زکریا ہندوستان میں سب سے پہلے ضلع بجنور کے علمائے حق نے اِس تحریفی جماعت کا تعاقب کیا پھر مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ کی آنکھ اللہ تعالیٰ نے کھُول دی انہیں چالیس سال اس جماعت کے ساتھ ضائع کرنے کے بعد جو کچھ نظر آیا انہوں نے کچھ یوں رقم فرمادی ہے اور اس جماعت کو درمیان چوراہے ننگا کرکے رکھ دیا:

**قران وحدیث کے خلاف عمل کرنے والوں کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟**

۱۔ نظام الدین کی موجودہ تبلیغ نہ تو قرآن کے مطابق ہے نہ حدیث کے مطابق اور نہ سلف صالحین کے طریق کے مطابق۔ نہ حضرت مجددالف ثانیؒ اور نہ ہی شاہ صاحبؒ کے طریق کے مطابق ہے۔

۲۔ اس جماعت میں موجود علماء کہلانے والے اولئک کالانعام کی ذمی داری ہے کہ وہ اس جماعت کو اولاً قرآن وحدیث کے مطابق بنائیں۔

۳۔ آسمانی عذاب (سیلاب، زلزلہ وغیرہ) کے نزول کا واحد سبب یہ جماعت ہے کیونکہ ایک غلط چیز کو دین بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اسی لیئے پاکستان میں سیلاب اور زلزلے زیادہ آتے ہیں۔

۴۔ اِبتداء میں اس کام کی شرعی حیثیت بدعت حسنہ کی تھی اب یہ جماعت بدعة ضلالہ بن چکی ہے۔ (کہ آج تک کوئی بھی نام نہاد تبلیغی ان چار باتوں کا جواب نہ دے سکا اور نہ ہی اپنی اصلاح کی طرف توجہ دی)' بندگی کی صراط مستقیم' صفحہ نمبر ۷۴۔۷۵

اس جاہل مرکب جماعت کے سہہ روزہ والے جاہل مرکب مفتیوں کے احمقانہ فتاویٰ اور شرمناک الزامات کا سامنا اُن علماء کو کرنا پڑتا ہے جو اُن کے حقائق سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ جو ان سب فاسق وفاجر حمقاء کے ماموں ہیں کو بھی الزامات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں کہا گیا کہ معلوم نہیں مولانا سے کیا گناہ سرزد ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مقدس کام سے محروم کردیا۔ اس کا جواب علماء حق کی طرف سے یہ دیا گیا کہ معلوم نہیں نام نہاد تبلیغی جماعت جو دراصل تحریفی جماعت ہے سے کیا گناہ سرزد ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے مقدس قرآن اور حدیث سے ان کو محروم کردیا۔ جو دین مکے مدینے میں نازل ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے ان بدبختوں کو اس مقدس دین سے محروم کردیا۔ اور جو دین دہلی میں پٹواری نصراللہ خان بہادر رشید احمد اور ڈاکٹر ذاکر حُسین پر شیطان کی طرف سے القاء ہوا اس کے سپرد کر دیئے گئے۔ اور کوئی قباحان میں نہ بھی ہو تو یہ خبیث جماعت علماء کی بددُعاء جماعت ہے اس سے بچو ورنہ پچھتاوگے۔ جو علماء ان شیطانوں کا پیچھا کر رہے ہیں ان کا مرتبہ مجدددین کے برابر ہے۔ اس کا علم کچھ عرصے بعد ہوگا۔ تاریخ میں ان کا نام تاقیامت محفوظ ہوگا جس طرح حضرت مجددالف ثانیؒ کا نام تاقیامت محفوظ رہے گا۔ بعد میں آنے والے لوگ اس طاغوتی جماعت کے اراکین پر لعنت بھیجیں گے اور ان کا راستہ روکنے والے علماء اور دانشوارانِ قوم کے لیئے دُعائے خیر کریں گے۔

جواب کا علمائے دیوبند مطالبہ فرماتے رہے کہ ندارد۔ آخرکار علمائے دیوبند نے تنگ آکر مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۸ء قصبہ تاولی ضلع مظفرنگر مدرسہ حسینیہ میں جلسہ منعقد فرمایا۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت انظر شاہ کشمیری نے فرمائی۔ جلسے کی کاروائی چار گھنٹے جاری رہی اور پھر علمائے حق کے معروضات کتابی شکل میں اصول دعوت وتبلیغ کے نام سے چھپ کر پورے ہندوستان کے ہر ہر مسلمان کے پاس پہنچیں۔ اس کے بعد عوام نے اس جماعت کو مسترد کردیا۔ اصول دعوت وتبلیغ کے اہم اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں۔

تقریباً پانچ چھ سال تک مسلسل مولانا مرحوم (مولانا یوسف) کو اس کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں اور میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضرت اگر آپ نے توجہ نہیں فرمائی تو علمائے کرام زیادہ عرصہ خاموش نہیں بیٹھیں گے اور ضرورت دینی ان کو مجبور کردے گی جس کے نتیجے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کیا حالات ہوں؟' اصول دعوت وتبلیغ ص ۴۶

بتنگ آمد بجنگ آمد کی حالت پیدا ہوجانے کے بعد اب موصوف کے اقدامات کی تفصیل خود انہی کی زبانی سنئے۔ فرماتے ہیں۔ بالآخر جب میں کوئی خاطر خوہ نتیجہ نہیں دیکھا تو استخارہ کیا اور خوب دُعائیں کیں۔ الحمدللہ! جب مجھے خوب شرح صدر ہوگیا تو میں نے تبلیغی جماعتوں کی موجودگی میں ان کمزوریوں کی طرف متوجہ کرنا شروع کردیا جو مسلمانوں کے لیئے سمِّ قاتل کا درجہ رکھتی ہیں۔۔۔ اصول دعوت تبلیغ ص ۴۶

لگا تار چھ سال تک تبلیغی جماعتوں کے جن مفاسد کی طرف حضرت دیوبندیؒ نے سابق امیر جماعت مولوی محمد یوسف کی توجہ مبذول کرائی اوران کی مجرمانہ چشم پوشی کی وجہ سے وہ جماعت سے علیحدٰہ ہوگئے اوراب انہوں نے استخارہ کرکے ردوقدح کی راہ متعین کی ہے لہذٰہ موصوف کے استخارہ اورشرح صدر کے نتیجے میں کم از کم اتنی بات تو ضرور مسلمانوں کوتسلیم کرنی ہوگی کہ عالم بالا کا اشارہ بھی اسی طرف ہے کہ تبلیغی جماعت کودین کی سلامتی کے لیئے خطرہ سمجھا جائے اوراس خطرہ سے مسلمانوں کو متنبہ کیا جائے۔اب ذیل میں تبلیغی جماعت کے ان مفاسد کی تفصیل پڑھیئے۔جس نے حضرت دیوبندیؒ جیسے ایک جاں نثار تبلیغی رہنما کوتڑپا دیا اوروہ بیزار ہوکر علیحدٰہ ہوگئے۔موصوف کے الفاظ یہ ہیں:(تبلیغی)جماعت کے بعض ناعاقبت اندیش آپس میں اختلاف اورتخرب کی فضاء پیدا کررہے ہیں اورنوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ تبلیغی اجتماعات میں توبڑی سرگرمی دکھاتے ہیں اوردوسرے دینی اجلاسوں کے ساتھ مخالفانہ رویہ اختیار کررہے ہیں اورنوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ تبلیغی اجتماعات میں توبڑی سرگرمی دکھاتے ہیں اوردوسرے دینی اجلاسوں کے ساتھ مخالفانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اورہر علاقے کے خواص وامیر جماعت مبلغین کی یہ عام شکایات ہیں کہ وہ دینی اجلاسوں کے ساتھ مخالفانہ رویہ کرتے ہیں اور بڑے سے بڑے عالم کی نہ خود تقریر سنتے ہیں بلکہ ان کا اوران کی تقریر کا سبکی کے ساتھ  کے ساتھ ذکر کرتے ہیں'اصول دعوت تبلیغ ص ۳۴

حضرت دیوبندیؒ کا یہ بیان سرسری طور پر پڑھ کرگزر جانے کی چیز نہیں ہے۔انہوں نے فتنوں کی دھڑکتی ہوئی نبض پر انگلی رکھ کرایک جان لیوا مرض کاا انکشاف کیا ہے جو لوگ تبلیغی جماعت کے کارکنوں سے کچھ بھی سابقہ رکھتے ہیں وہ شاہ صاحب کے اس بیان کی حرف بحرف تصدیق کریں گے۔تبلیغی جماعت کے ماحول میں جنم لینے والا یہ مرض اس درجہ مہلک ہے کہ اس کے جراثیم سے سارا مسلم معاشرہ ایک دن موت کے گھاٹ اُتر سکتا ہے۔یہ امرواقعہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ وابستگی کے بعد آدمی اس قدر متعصب اورتنگ نظر ہوجا تا ہے کہ دوسروں کی دینی خدمت کوخدمت ہی نہیں سمجھتا۔اپنے دائرہ کے علاوہ سارے دائروں سے کٹ کراوراپنے نقلی بزرگوں اورجاہل علماء کے علاوہ سارے مذہب کے خادموں کو پائے حقارت سے ٹھکرا کروہ ایک بالکل الگ تھلگ معاشرہ کا آدمی بن جاتا ہے۔کہنے دیا جائے کہ عام مسلمانوں کے مفادات سے بیگانہ کرکے کسی کواپنا ذہنی غلام بنالینا کوئی دین کی خدمت نہیں ہے بلکہ دین اوراہل دین سے بدترین قسم کی علیحدٰگی پسندی اورمنافرت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ذہنی تعصب:اسی جذبہ مذموم کے زیراثر تبلیغی جماعت کے لوگوں میں ذہنی تعصب اورتشددآمیز علیحدٰگی پسندی کا رجحان جس تیزی کے ساتھ بڑھ رہاہےاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاہ صاحب موصوف بیان کرتے ہیں:

'جہاں بھی تبلیغی جماعت کا اقتدار ہےائمہ ومدرسین کومخالف قرار دے کرفوراًان کوعلیحدٰہ کردیا جاتا ہے۔خواہ کیسی ہی تعلیمی صلاحیت رکھتا ہومیں اس کی تفصیل بھی پیش کرسکتا ہوں مگر میرا مقصد جزئیات کوجمع کرنا نہیں بلکہ اس غلط ذہن کواُجاگر کرنا ہے جوخاموشی کے ساتھ پرورش پا رہا ہے۔میں اس کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور دوسروں کواس سے بچانا چاہتا ہوں۔'اصول دعوت وتبلیغ،ص ۴۸۔اس قسم کے متاثرین علماء وحفاظ قراء کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے۔اس طرح کے خطرناک ذہنوں کا خاموشی کے ساتھ پرورش پانا امت مسلمہ کے مستقبل کے لئے جتنا مضرت رساں ہوسکتا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے کسی بھی ذہن کی یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب علیحدٰگی پسندی کا جذبہ نقطہءِ انتہا پر پہنچ جائے۔سوچنے کی بات یہ ہے کہ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے ساتھ جب تبلیغی جماعت والوں کی جارحانہ ذہنیت کا یہ حال ہے کہ ان کا وجود تک برداشت نہیں کررہے ہیں توعام مسلمانوں کے حق میں ان کے جماعتی تعصب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

**جہالت کی دینی پیشوائی کا ماتم:میں خدا کی قسم کھا کرکہتا ہوں۔کوئی مانے یا نہ مانے۔'نیم حکیم خطرہ جان اورنیم ملا خطرہ ایمان'**

تبلیغی جماعت کے متعلق حضرت دیوبندیؒ کی تقریر کی یہ حصہ ایک جلے ہوئے انسان کی دردناک چیخ کا آئینہ ہے۔لفظ لفظ سے دل کا اضطراب لہو کی طرح ٹپک رہا ہے۔تبلیغی جماعت کی گمراہی کا چڑھتا ہوا طوفان دیکھ کو موصوف تلملا اُٹھے ہیں اور ساری مصلحت بالائے طاق رکھ کر فرماتے ہیں۔

'میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جماعت کا یہ تجزیہ مجبوراًبادل ناخواستہ کر رہا ہوں اور دینی تقاضا وضرورت سمجھ کر کیونکہ جب ان نابالغ مقتداؤں (تبلیغی جماعت کے جاہل مبلغین) نے خطاب عام شروع کر دیئے جن کی شرعاً ان کو اجازت نہیں ہے اور انہوں نے اسی کام کی افضلیت پر حد سے تجاوز کیا اور دوسرے دینی شعبوں کی کھلم کھلا تخفیف (تحقیر) شروع کر دی اور ذمہ داروں کے بار بار توجہ دلانے کے باوجود اب تک ان کو نہیں روکا وہ رکے نہیں تو ایسی صورت میں ذمہ داری کی بات ہے کہ حقیقت حال واضح کی جائے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے'اصول دعوت وتبلیغ،ص۵۲۔'غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپوڈر تک نہیں ہوسکتا مگر لوگوں (تبلیغی جماعت والوں) نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ وتقریر کرنے کھڑا ہو جائے۔کسی سند کی ضرورت نہیں۔ایسے ہی موقع پر مثال خوب صادق آتی ہے کہ'نیم حکیم خطرہ جان اور نیم ملا خطرہ ایمان'ص۵۴۔

مسلمانوں میں فتنے کے داخلے کے لیئے یہ سب سے بڑا دروازہ ہے جسے تبلیغی جماعت نے کارثواب سمجھ کو کھول دیا ہے۔بظاہر یہ بات بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے کہ سب کو تبلیغ کے کام میں لگ جانا چاہیے لیکن سنجیدگی کے ساتھ نتائج پر غور کریں تو یہ اقدام اتنا ہی خطرناک ہے، جتنا خطرناک کسی انجان آدمی کو ڈرائیور کی جگہ بٹھا دینا ہے۔کوئی بھی دین کے ساتھ یہ مذاق اسی حالت میں کرسکتا ہے جبکہ دین کی قدرومنزلت اسکے دل سے بالکل نکل جائے اور صرف اپنے لشکر کی تعداد بڑھانے کے لیئے انجان آدمیوں کو وہ محاذ جنگ پر بھیج دے۔

ہوسکتا ہے کوئی اس طرح کے اقدامات کو تحسین کی نظر سے دیکھے لیکن اسرار کائناتﷺ نے اسے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔فرماتے ہیں: اِذَا وسِدَ فاامر اِلی غیر اَحلہ فانظر الساعۃ جب (دین کا) کام نااہلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔دوسری حدیث میں دین کی ناقدری اور علم کے فُقدان کی آخری حالت ان لفظوں میں بیان کی گئی ہے فرماتے ہیں'اِذا لَم یبقِ عالماً اتّخذَ النّاسُ روٴساًجُھالاً فَسئلو فاتوا بغیرِعلم فضلّو واضّلو'(متفق علیہ) جب علم اُٹھا لیا جائے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا مذہبی پیشوا بنالیں گے۔ان سے مسئلہ پوچھیں گے وہ بغیر علم کے مسئلے کو جواب دیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھی گمراہی کا شکار ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'تبلیغی جماعت اپنے جماعتی اقتدار کی ہوس میں ناخواندہ پیشواؤں کا جو دستہ تیار کر رہی ہے کیا عجب ہے کہ آگے چل کر انہی کے ذریعہ فرمانِ نبوی کی تصدیق ظہور میں آئے۔بہر حال کہنا یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا یہ اقدام علامات قیامت ہی کی ایک ابتدائی کڑی ہے۔قیامت جس طرح ایک ہولناک چیز ہے اس کی نشانیاں بھی کم خوفناک نہیں ہیں۔امت میں ایک فتنہ کا دروازہ کھول دینا کوئی فخر کی بات نہیں ہے بلکہ ماتم کرنے کی جاء ہے کہ فتنہ و قیامت کے ظہور کے لیئے نوشتہءِ قدرت نے تبلیغی جماعت کو نامزد کیا ہے۔ اان للہِ واِنّا اللہ راجعون ۔

نماز کی نخوت کا آزار؛حضرت دیوبندیؒ بڑی جرآت کے ساتھ تبلیغی جماعت والوں کی نماز کی نخوت کا جادو توڑا ہے۔نماز کی عظمت وارجمند دونوں جہاں میں مسلّم ہے لیکن کسی نمازی کو عزازیلی غرور میں بدمست ہو کر بہکنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی۔نماز کے نام پر تبلیغی جماعت کے لوگ مسلم معاشرے میں جو نت نئے فتنے اُٹھا رہے ہیں حضرت مولانا دیوبندیؒ نے بڑے شائستہ پیرائے میں ان کی نشان دہی کی ہے موصوف کے الفاظ یہ ہیں:'میرے دل میں ان مسلمانوں کی بڑی قدر ہے جو محض دینی جذبہ اور اخلاص سے دین سیکھنے کے لیئے نکلتے ہیں اور نمازی بن کر لوٹتے ہیں۔لیکن اگر علماء و مدارس وخانقاہ ودیگر دینی شعبوں کی تخفیف (تحقیر کا جذبہ) ساتھ لے کر لوٹے تو میرے نزدیک ایسا تہجد گزار بھی بڑا مجرم ہوگا ایسے بے نمازی کی مضرت اس کی ذات تک ہے اور دوسرے کی مضرت متعدی ہے پوری نسل کو نقصان ہوگا'ص۵۴۔کتنے پتے کی بات کہ گئے ہیں شاہ صاحب! گہرائی میں اتر کر اگر کوئی سوچے تو شام وسحر تبلیغی جماعت کے آزار سے نجات حاصل کرنے کی دُعا مانگے بلکہ اس دُعا میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو شریک کرنے کے لیئے بے چین ہو جائے۔آخر اس صورتحال کو کون برداشت کرسکتا ہے۔کہ کسی ایک فرد کے نفع موہوم کے

لیئے بہت سارے مسلمانوں کوموت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔یقین نہ آئے تو قریب سے جھانک کر دیکھئے !تبلیغی جماعت نماز کے نام پر یہی کاروبار کر رہی ہے،ایک نمازی کے بھیس میں وہ ہزاروں مسلمانوں کے ایمان واعتقاد کے لیئے ایک نئے قاتل کوجنم دیتی ہے۔اگر یوں کہا جائے کہ انچاس کروڑ یہودیوں کے برابر ایک سہ روزے والا ہوتا ہے تو سوفیصد حقائق پر مبنی ہوگا۔تبلیغی جماعت کے کیمپ سے واپس لوٹتے ہی جہاں اس نے دوسجدے ادا کئے کہ اب پورے معاشرے کی مذہبی سہہ مستی کے لیئے وہ ایک دردناک آزار بن جاتا ہے۔آسمان کی طرف دیکھنا شروع کر دیتا ہے کہ وحی کب نازل ہوگی؟۔

تبلیغی نخوت کے آزار سے ملت کا شیرازہ پارہ پارہ ہورہا ہے اس کی تصویر کھینچتے ہوئے شاہ صاحب نے چندواقعات کی نشان دہی ہے کہ موصوف کی تقریر کا یہ حصہ غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ 'اس وجہ سے آج ہر جگہ انتشار واختلاف پھوٹ پڑا ہے جس کا سب سے زیادہ مظاہرہ ہمارے میوات میں ہورہا ہے۔اکرام مسلم کی اتنی مشق کے بعد علماء کی آبروریزی انتہائی تعجب خیز بات ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ ذہنی اور عملی طور پر ایک خبیث جماعت سے منسلک ہوگئے ہیں'۔

آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ فیروز پورجھرکہ میں ایک مولوی صاحب کولاٹھیوں سے زخمی کر دیا گیا اسی طرح استادالاساتذہ شیخ میوات حضرت مولانا عبدالسبحان کے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالمنان صاحب کوسنگار میں گھیر لیا گیا کہ مارو یہ تبلیغ کا مخالف ہیں۔اس کے علاوہ متعدد واقعات رہے ہیں۔بیچارے عوام سیدھے سادھے وہ کیا جانیں کہ حقیقت حال کیا ہے۔۔۔۔؟ان حالات کی وجہ سے انتہا تو یہ ہوگئی ہے کہ بہت سے پرانے مبلغین علیحدٰہ ہوگئے یا کر دیئے گئے۔ص ۵٦

تبلیغی جماعت والوں کی فتنہ پرداز ذہنیت،نمائشی تقدس اور تبلیغی نخوت کی ایک تصویر اور ملاحظہ فرمائی۔موصوف بیان کرتے ہیں:'جوان لوگوں کی بے اصولیوں اور بے ضابطہ تقریروں کی روک ٹوک کرتا ہے تو مرکز میں خواص وعوام میں اس کو تبلیغ کا مخالف مشہور کرتے ہیں اور اس کے لیئے بالکل ایسے انداز اختیار کرتے ہیں جیسے رضاخانی وغیرہ کے لیئے۔

کوئی ان سے یہ دریافت نہیں کرتا کہ بھائی یہ تو بتاؤ!کیا مخالفت کی ہے؟ بلکہ اس کی ایزارسانی کے درپے ہوجاتے ہیں حالانکہ اگر کوئی صحیح معلومات کرے تو درحقیقت انتقام لینے کے لیئے اس کو تبلیغ کا مخالف مشہور کر دیا۔خیال کیجیئے جو تحریک علماء اور عوام میں ربط پیدا کرنے کے لیئے شروع کی گئی تھی وہی تحریک آج علماء ومدارس سے دُوری کا سبب بنتی جارہی ہے۔

کچھ عجیب سے بات ہے جو تبلیغی جماعت سے جتنا قریب ہوتا ہے وہ دوسرے علماء سے بعید تر ہوتا چلا جارہا ہے۔آخر ایسا کیوں؟اور جس نے دوچار چلّے لگا دیئے تو پھر اسی ترقی کے درجات کے کیا کہنا؟ پھر تو وہ علماء کی بھی کوئی حقیقت اپنے سامنے نہیں سمجھتا'ص ۵۰۔یہ ہے وہ عزازیلی نخوت جس نے اس کی لاکھوں برس کی عبادت کا ناس لگا دیا۔میں نہیں سمجھتا کہ تبلیغی جماعت اپنے نمازیوں میں اس طرح کی نخوت پیدا کر کے دین کی کوئی خدمت انجام دے رہی ہے۔اس طرح کی تبلیغ سے کیا فائدہ جو اچھے خاصے آدمی کو شیطان کے پہلو میں بٹھا دے۔لوگوں کو علمائے سلام کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے نفس کا غلام بنالینا یہ بھی جاہ پرستی کی بدترین قسم ہے جو لوگ اسے دین کی تبلیغ کہتے ہیں وہ ساری دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں اس سے بڑھ کر مذہبی خسارہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا کہ علماء اور عوام کے درمیان بے اعتمادی کی دیوار کھڑی کر دی جائے۔بلاشبہ یہ پیشا ایمان کے رہزنوں کا ہے جسے اب تبلیغی جماعت نے اختیار کر لیا ہے۔۔۔۔۔اگر دُنیا میں جینا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر۔۔۔۔

اس کے بعد تبلیغی جماعت کا سمندر پورے ہندوستان سے خشک ہوگیا۔پورے ہندوستان میں یہ جماعت ایک چھوٹا سا اجتماع بھی کرنے کے قابل بھی نہیں رہی۔یہ لوگ اپنا بوریا بستر سنبھال کر پاکستان چلے گئے کیونکہ پاکستان کی سرزمین ہر قسم کے فتنے کے لیئے موزوں سمجھی جاتی ہے۔ویسے بھی ان کی عادت ہے جہاں زور پڑتا ہے

وہاں سے راہِ فرار اختیار کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگاتے۔

دو کتابیں 'چشمہ آفتاب' اور 'تبلیغی جماعت پر اعتراضات' اور ان کے جوابات' لکھی گئیں۔ لیکن ان کتب کی وجہ سے علماء اور بھی زیادہ اس جماعت سے بدظن ہو گئے کیونکہ یہ کہا گیا کہ کُل جہادوں کی تعداد ۳۹ ہے اس میں ۹ میں صحابہ کرام کو نبی پاک ﷺ نے قتال کے لیئے بھیجا اور باقی دعوت کے لیئے بھیجا۔ (صفحہ نمبر ۵۔۶) یعنٰی یہ تہمت نبی پاک ﷺ پر لگائی گئی کہ خود ایک دفعہ بھی جہاد کے لیئے تشریف نہیں لے گئے صحابہ کو بھیجتے رہے۔ (العیاذ باللہ)

(ان دونوں) کتابوں میں مولانا کاندھلویؒ کے ان چار اعتراضات کا جواب نہیں دیا گیا۔) تبلیغی جماعت پر افغانستان، سعودی عرب میں علمائے حق کی تحریک پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ چونکہ اس جماعت کے عقائد غلط ہیں اور یہ جماعت خود بدعت ضلالہ بن چکی ہے۔ اس کے گشت، سہہ روزہ، چلّہ، شبِ جمعہ کا کوئی ثبوت قرآن و حدیث میں موجود نہیں ہے۔ اس جماعت ضالہ کی ولادت بھی خوابوں کے ذریعے ہوئی اور ترویج کے لیئے بھی جھوٹے خواب گڑ لیئے گئے نامعلوم عارفین باللہ اور نامعلوم بزرگوں میں انگریز لعنت بر پدر فرنگ کے دم کٹے کتے تھے کو استعمال کیا گیا۔ سب سے زیادہ جو دین کو نقصان پہنچ رہا ہے وہ اس جماعت کے بے لگام گھوڑوں یعنٰی مقررین کے ذریعے اوٹ پٹانگ عقائد نظریات، عوام کالانعام میں پھیلایا جاتا ہے۔ ان مقررین کو شریعت مطہرہ میں تقریر کی اجازت ہی نہیں۔ عطاء اللہ عیسٰی خیلوی سے لے کر جُنید جمشید تک گلوکار، موسیقار اور کھلاڑی لوگوں کے عقائد و نظریات بگاڑ رہے ہیں۔ انہیں علمائے کرام سے زیادہ پروٹوکول دیا جا رہا ہے۔ عوام نے اب علماء کے بجائے ان جاہلوں کو اپنا مقتداء بنالیا ہے۔ وعظ و نصیحت کے لیئے جو شرائط ہیں ان میں سب سے بڑی شرط ناسخ و منسوخ کا علم ہے (قرطبی) جوان جہلاء میں ندارد ہے۔ میرزا الٰہی بخش غدّار ملّت جاسوس اور ستائیس ہزار مسلمانوں کا قاتل تھا اس لعنتی کے بارے میں تمام مورخین نے لکھا ہے۔ حضرت مدنی نے نقش حیات میں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ غداروں کا سرغنہ تھا اس نے بادشاہ اور شہزادوں کو ہمایوں کے مقبرے سے گرفتار کرایا (نقشِ حیات ۲۵۶، دارالشاعت کراچی)

مولانا ندوی نے مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۴۵ پر لکھا ہے۔ مولانا الیاس کے والد مولانا اسماعیل بہادر شاہ ظفر کے سمدھی مرزا الٰہی بخش کے بچوں کو پڑھاتے تھے۔ تبلیغی کام اس کی بنائی ہوئی بنگلے والی مسجد سے شروع ہوا۔ اس کو اس کے بچوں کو انگریز حکومت کی طرف سے جو پینشن ملتی تھی وہ ۲۲،۸۳۰ ہزار روپے سالانہ بنتی ہے۔ آج کل کے حساب سے کروڑوں سے متجاوز ہے۔ مزید تفصیلات کے لیئے ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے موضوع پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ پٹواری نصر اللہ نے سب سے پہلے نوح۔ گڑ گاؤں فیروز پور نمک میں ۱۹۲۶ مغرب و عشاء کے درمیان انگریزوں کے کہنے پر مولانا الیاس کو گشت سکھایا تھا گویا کہ تبلیغی جماعت کا اصل بانی پٹواری نصر اللہ تھا تا کہ تحریک مجاہدین بالاکوٹ کے اثرات اور حضرت شیخ الہند کی تحریک درسِ قرآن کو موثر بنایا جائے۔ ۱۹۲۶ء تک جو بھی دینی کام ہوا اُس کی سرپرستی علماء نے فرمائی ۱۹۲۶ کے بعد اس تحریفی جماعت کی وجہ سے دینی امور کی سرپرستی موچی نائی، چُوڑے، چمار، پٹواری، گرداور، تحصیلدار، ٹانگے والے، کھلاڑی، موسیقار و گلوکار پولیس والے ایڈوکیٹ اداکار وغیرہ کی طرف منتقل ہوئی۔ یہی دشمنانِ اسلام کی خواہش تھی۔ بحوالہ تبلیغ کی ابتداء اور بنیادی اصول، ص ۱۳، از منشی عیسٰی مطبوعی دھلی)

'ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی کر دوں۔ علمائے کرام کے ذہن میں یہ آتا ہے کہ چلو دین کا تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے۔ ہوتا رہے غلطیاں کہاں نہیں ہوتیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ غور سے کام نہیں کیا۔ ترتیب یہ ہے کہ بے نمازی ہونا عملی قصور ہے اور علماء مدارس کا استحقاق افضل کو غیر افضل یا غیر سنت (بدعت) کو سنت سمجھنا وغیرہ اعتقادی قصور ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ چند اعمال کی اصلاح کے پیش نظر عقائد میں قصور کو نظر انداز کر دینا کہاں تک شرعی نقطہ نظر سے درست ہے؟ صحیح عقائد مدار نجات ہیں' اعمال مدار نجات نہیں'۔ ص ۶۴ تبلیغی جماعت کی ظاہری خوشنمائیوں پر نہ جائے عمل کی اصلاح کے نام پر عقیدہ خراب کرنے کی یہ ایک نہایت پر اسرار اور خاموش تحریک ہے۔ دل موہ لینے والے نعروں کے پیچھے شقاوت باطنی کا ایک خوفناک طوفان چھُپا ہوا ہے۔ یقین و اعتقاد میں بگاڑ پیدا ہو جانے کے بعد کردار و عمل کی درستگی کوئی

چیز نہیں ہے۔اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی صحت مند جسم سے روح نکال لی جائے۔اب جب کہ فتنہ سر پر چڑھ کر آواز دے رہا ہے۔بہر حال اب بھی وقت نہیں گزرا سنبھلنے کے لیئے عُمر کا ایک لمحہ بھی کافی ہوتا ہے کہ آج بھی اگر امت محمدی ﷺ کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہو جائے تو وقت کو ایک بہت بڑے فتنے کو موت کی نیند سُلا یا جا سکتا ہے۔

حقیقت کا انکار کہاں تک کیجیئے گا کہ اب تو حضرت دیوبندیؒ نے بھی مشاہیر دیوبند کے مجمع عام میں برملا اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے کہ تبلیغی جماعت اب صرف کوئی اصلاحی تحریک نہیں ہے بلکہ آہستہ آہستہ وہ ایک نئے دین میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے مخالفین کو مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ کافر و مرتد یقین کرتے ہیں کیونکہ تبلیغی جماعت کے مرکز پر ایمان لانا اب اسلام کا چھٹا رکن بن گیا ہے۔موصوف ہی کے الفاظ میں یہ وحشت ناک خبر سنئے ،فرماتے ہیں 'میں حیران ہوں کیا کہوں؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔پتہ نہیں کب سے تبلیغی جماعت کا مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہو گیا ہے اور اس کا مخالف کافر قرار پایا جا رہا ہے۔'ص ۶۱ تبلیغی جماعت کا دین بھی وہی دین ہے جسے پیغمبر آخر الزمان ﷺ لے کر مبعوث ہوئے تھے تو بتایا جائے کہ دین محمدی ﷺ میں اس چھٹے رکن پر ایمان لانے کی شرط کہاں ہے؟اسی بحث کے ضمن میں حضرت دیوبندیؒ نے اپنی تقریر میں صراحت کے ساتھ بتایا ہے کہ میوات جو تبلیغی جماعت کا مفتوحہ علاقہ ہے وہاں اب کلمہ ونماز کی تبلیغ کے بجائے کافر گری کی تبلیغ خوب زور شور سے ہو رہی ہے۔تبلیغی جماعت کے مخالفین کو وہاں عام طور پر کافر و مرتد سمجھا جاتا ہے۔میوات کے پرانے اور پختہ کار مبلغین ہر آبادی میں اسی طرح کا ذہن ڈھال رہے ہیں۔حضرت دیوبندیؒ کی یہ ہولناک خبر انہی کے الفاظ میں پڑھیے،فرماتے ہیں:'ہمارے میوات والے ماشاءاللہ عرب وعجم میں مسلمان بناتے بناتے اُکتا گئے،جی بھر گیا،اس لیئے میوات کے بعض سرگرم مبلغین وعلماء نے مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانا شروع کر دیا ہے'۔ص ۶۱ کتاب کے مرتب مولوی نور محمد چنہ ینی نے بھی کتاب کے حاشیئے پر میوات کی تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا یہ حال لکھا ہے۔'

'اگر ذرا بھی طاقت حاصل ہو جائے اور جو مرکز نہ آئے تو اسے بالکل مرتد کے درجہ میں سمجھتے ہیں۔'نور محمد چندینی،ص ۶۰۔آپ کے ذہن میں شائد یہ سوال اُبھر آئے کہ کفریہ نظریات کے حامل ہیں انہوں نے اپنی شراب کی دُکان پر شراب کا بورڈ لگایا ہوا ہے اور فتنہ الیاسی کے داعیوں نے اپنی شراب کی دُکان پر آب زم زم کا بورڈ لگایا ہوا ہے۔لہٰذا تمام فتنوں سے زیادہ زہریلا فتنہ یہی ہے اس لیئے علماء کو چاہیئے تمام مصلحتیں بالائے طاق رکھ کر اس فتنے کو موت کی نیند سلانے میں لگ جائیں۔

۳۔مولانا یوسف لدھیانوی نے جو فتویٰ صادر فرمایا ہے بالکل مبنی برحق ہے، یہ فتویٰ ہر تبلیغی پر لاگو ہے۔لوگوں کو ان کے قریب جانے سے اجتناب کرنا لازم ہے ورنہ کفریہ جملے کہلوا کر ایمان سے خارج کرا دیں گے اور بیوی کو طلاق،اولاد حرام ہو گی۔مولانا یوسف لدھیانوی صاحب نے ان کو تحریری طور پر آگاہ کیا تھا اُنہوں نے ان جُہّال کا بہت دفاع بھی کیا جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ جماعت تاریخ اسلام کا سب سے بڑا فراڈ ہے تب اُنہوں نے دسویں جلد میں اُن پر گُمراہی کا فتویٰ لگایا۔یہ فتویٰ گذشتہ حمایت سے رجوع متصور ہے۔حضرت رشید احمدؒ اور حضرت تقی عثمانی مدظلہ نے ایک مشترکہ اصلاحی خط مورخہ ۲۲۔۴۔۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۹۹۲ء رائے ونڈ کے جہال کو لکھا۔انہوں نے اس خط کو کو نِشتر کے برابر بھی نہ سمجھا۔اور ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔یہی برتاؤ مولانا یوسف لدھیانوی کے فتوے کے ساتھ ہوا۔آخر ان ایمان کے ڈاکوؤں کو کون لگام ڈالیگا اللہ کا دین بے یارومددگار نہیں۔اللہ تعالیٰ اپنا کوئی ایسا بندہ پیدا فرمائیگا جو ان جہال کو کشتی میں بٹھا کے سمندر میں غرق کر دے گا تا کہ کفر و زندیقیت کی یہ نئے شکل کیفر کردار تک پہنچ جائے اور اللہ کی مخلوق ان کی کفریات سے مامون و محفوظ ہو جائے اور اس علماء کی بددُعا جماعت سے علماء محفوظ ہو جائیں۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کام ابتداء میں درست تھا بعد میں اس جماعت کے اندر دشمن داخل ہو گئے۔یہ بات عدم تحقیق اور حسن ظن کا نتیجہ ہے۔ مولانا الیاس نے علماء دیوبند سے ہٹ کر ایک جدید بدعت کی بنیاد ڈالی انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ان کی حماقت کی وجہ سے امت ایک بڑا حصہ منکر جہاد،عضو معطل بن کر بے کار ہو گیا۔نہ صرف بے کار ہو چکا بلکہ کفار و دشمنان اسلام کو اسلام میں داخل کرنے کی لالچ میں خود اسلام سے خارج ہو چکا۔ان سب کا بوجھ مولانا الیاس کے کاندھے پر ہو گا۔روز قیامت اپنا بوجھ اٹھانا مشکل ہو گا دوسروں کا بوجھ کوئی کیا اٹھائے گا۔مولانا زاہد الراشدی صاحب کے مضمون میں یہ پڑھا کہ پاکستان کے بڑے بڑے علماء کرام رائے ونڈ تشریف لے گئے تا کہ رائے ونڈ کے جہال کو سمجھائیں لیکن انہوں نے ان کی بات نہیں مانی۔اس سے یہ محسوس ہوتا

ہے کہ رائے ونڈی جہال تمرد اور سرکشی میں بہت آگے نکل چکے ہیں علماء کرام کے پند اونصائح سے یہ شتر بے مہار بے گانہ ہو چکے ہیں۔جس جماعت کی بھاگ دوڑ رجال اللہ کے ہاتھ میں وہ جماعت کبھی نا کام ونامراد نہیں ہوتی اور جو جماعت اہل اللہ سے بے نیاز ہوجائے اس کی گمراہی میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔اس جماعت کے بارے میں اب تک پاکستان کے علماء دیوبند کواندھیرے میں رکھا گیا۔اس جماعت کے اغراض ومقاصد میں صحابہ رضوان اللہ اجمعین پرتنقیداورقرآن پاک سے اعراض کے ساتھ ساتھ علماء اور مدارس دشمنی شامل ہے۔کیونکہ یہ انکار جہاد کے لیئے یہ چاروں رکاوٹ ہیں۔

۴۔مولانا الیاس نے اپنے خاندان کے تعارف کے سلسلے میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ملفوظات ص ۱۴۳ ملفوظ نمبر ۱۶۲ میں مرقوم ہے۔میرا خاندان ایک خاص اثر اور عزت رکھنے والا خاندان تھا ۔۔ 'یہ سراسر جھوٹ ہے میرزا الٰہی بخش کی وجہ سے ان کے خاندان سے لوگ ڈرتے تھے۔کیونکہ وہ انگریز لعنت بر پدر فرنگ کا جاسوس تھا۔امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا ہے کہ جھوٹ بولنے والوں کو سچے خواب نصیب نہیں ہوتے۔لہٰذا ان کے خوابوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ہند کے علماء ویسے بھی بخشی خاندان سے تعلق رکھنے والے خودساختہ علماء کی بات پر اعتبار نہیں کرتے۔مولانا الیاس سید نہ تھے۔۔مرزا الٰہی بخش کے دو بیٹے سلیمان شاہ اور کیوان شاہ بھی شاہ کہلاتے تھے حالانکہ وہ سید نہ تھے۔مولانا مسلمانوں کے نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ سے کوئی تکالیف نہیں اُن کو تکلیف ہے تو صرف اور صرف جہاد سے۔انگریز یہ چاہتے تھے کہ کسی ایسے طریقے سے امام المجاہدین،شہید بالاکوٹ سید احمد بریلوی شہید اور اسماعیل شہید کا دیا ہوا درسِ جہاد یعنی جہاد کے سبق کو امت مسلمہ سے اس انداز میں بھلا دیا جائے کہ خود مسلمانوں کو بھی معلوم نہ ہو۔حضرت شیخ الہندؒ کا تحریک درسِ قرآن غیر موثر ہو۔لہٰذا خان بہادر رشید احمد،پٹواری نصر اللہ کے ذریعے مولانا الیاس چونسٹھ کھمبے کی بنگلے والی مسجد میں تقرری کے بعد برین واش کیا گیا۔دوسرے حج تک مولانا الیاس کو حضرت شیخ الہند کے ہاتھ پر کیا ہوا بیعت جہاد یاد رہا لیکن حج سے واپس آکر کہنے لگے گشت جہاد سے افضل ہے۔مولانا الیاس کا تعلق ۱۹۲۶ء تک علماء دیوبند سے رہا۔اس کے بعد انہوں نے پٹواری نصر اللہ کو اپنا مرشد بنالیا تھا اس سے ان کا نظریہ بدل گیا۔اسی لیئے وہ کہتے تھے کہ انگریز کو ہندوستان سے مت نکالو انہیں مسلمان بناؤ۔انگریزوں کو حکومت اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔علماء دیوبند نے دعوت سے پہلے سیاست شروع کر کے غلطی کی وغیرہ وغیرہ۔مالی حالت ۱۹۲۶ء سے پہلے بہت مخدوش تھی اس کے بعد انگریز سرکار کی خصوصی گرانٹ برائے انکار جہاد کی وجہ سے بہت زیادہ مالدار ہو گئے۔بخشی خاندان کے دیگر علماء مولانا زکریا وغیرہ کو بھی گرانٹ برائے انکار جہاد سے وافر حصہ ملتا تھا۔اسی گرانٹ سے کتب چھپوا کر شہرت کی بلندیوں پر پہنچے ذہنی حالت کا اندازہ مکتوب نمبر ۲ سے لگایا جاسکتا ہے۔ابوالحسن علی ندوی کے نام خط میں لکھتے ہیں۔آپ کا خط موصول ہو،خط بہت دنوں تک اپنے لیئے وسیلہ آخرت سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کرتا رہا اچھے خاصے مضامین بھی لکھنے تھے لیکن وہ خط گم ہو گیا۔اب مضمون بھی یاد نہیں۔کیا لکھوں۔وہ زہریلا مادہ تھا اچھا ہوا گم ہو گیا۔اس مکتوب میں کتنی تضاد بیانی ہے۔ایک طرف وسیلہء آخرت دوسری طرف زہریلا مادہ۔اسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ موصوف کی ذہنی حالت کیا تھی؟ خود کہتے ہیں مضامین بھی بھول گیا۔جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کی یادداشت حشیش کے ذریعے ختم کر دی گئی تھی۔علمی استعداد کے بارے میں کیا لکھیں اسی مکتوب میں لکھتے ہیں۔'العلم الحجاب الاکبر'علماء دیوبند کا نظریہ یہ تھا کہ الجہل حجاب الاکبر،لیکن موصوف کا نظریہ اس کے الٹ۔رہی بات تقویٰ کی تو قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔مرزا الٰہی بخش غدّار ملّت کی مسجد کے امام اور اس کی حرام کی کمائی کھانے والے میں کتنی بزرگی ہوسکتی ہے خود اندازہ لگائیں۔ان کے بارے میں جو قصے مشہور ہیں وہ از قبیل پیراں نمے پرند مریداں پرآنند ہیں۔گندم نُما جوفروشوں سے ہوشیار رہیں۔

۵۔ صحابہ کرامؓ کے بارے میں ایک مسلمان کا مندرجہ ذیل عقیدہ ہونا چاہیئے۔قرآن پاک میں فرمایا (رحماءُ بینھم) وہ آپس میں بہت زیادہ رحم کرنے والے تھے۔جب کہ تاریخی روایات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ ایسے نہ تھے وہ آپس میں جنگیں لڑتے تھے وغیرہ وغیرہ۔تو بحثیت مسلمان ہمیں قرآن پاک کی تعلیمات پہ عمل پیرا ہونا چاہیئے اور تاریخی روایات کو چھوڑ نا چاہیئے۔یاد رہے کہ قرآن کے ایک حرف کو بھی نہ ماننے والا اسلام سے خارج ہے۔جبکہ تاریخی جھوٹی روایات کو چھوڑنے سے کسی کے اسلام پر کوئی حرف نہیں آتا بلکہ جھوٹی روایات چھوڑنا عین اسلام ہے۔اللہ تعالیٰ سورۃ حشر میں مہاجرین وانصارؓ کے ذکر خیر کے بعد آئندہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کا حال یہ بیان فرماتے ہیں کہ:'وہ اپنے اسلاف کے لیئے دعاءِ مغفرت اور اُن کے ساتھ بغض سے حفاظت کی دعاء کرتے ہیں۔'اور حضور اکرم ﷺ کا

ارشاد ہے کہ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے بعد اُن پر طعن نہ کرو کیونکہ جس نے اُن سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی اور جس نے اُن سے بغض رکھا میرے بغض کی وجہ سے رکھا اور جس نے انُ کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی وہ اس کی گرفت سے بعید نہیں۔ (جمع الفوائد ص ۴۹۱، ج ۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب تم میرے صحابہ کو برا کہنے والوں کو دیکھو تو تم یوں کہو کہ تمہارے برے پر اللہ کی لعنت (ترمذی، ص ۵۴۹، ج ۲) علامہ سفارینیؒ الدرّہ المسیئہ اور اس کی شرح 'لوامع الانوار البہیتہ' میں فرماتے کہ اہل سنت کا اجتماعی وعقیدہ ہے کہ ہر شخص پر تمام صحابہ کرامؓ کو پاک صاف سمجھنا اور اُن پر اعتراض سے بچنا اور اُن کی تعریف کرنا فرض ہے اور یہ پوری امت کا مذہب ہے۔ امام مسلمؒ کے استاد امام ابو زرعہ عراقیؒ فرماتے ہیں جب کسی کو کسی بھی صحابی تنکیص کرتے دیکھو تو یقین کرلو کہ یہ زندیق ہے۔ اس لیئے کہ قرآن، حدیث اور پورا دین ہم تک صحابیؓ کے واسطے سے پہنچا ہے پس جو صحابہ پر تنقید کرتا ہے وہ پورے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ لہذٰا اس پر گمراہی اور زندقہ کا حکم لا نا عین حق ہے۔ (شرح عقیدہ سفارینی، ص ۳۸۹، ج ۲) امام ابن صلاحؒ فرماتے ہیں قرآن، حدیث اور اجماعِ امت سے یہ امر طے شدہ ہے کہ کسی صحابی کی پاکیزگی کے بارے میں سوال کی بھی گنجائش نہیں۔ (علوم الحدیث ص ۲۶۴) حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں اہل سنت کے بنیادی عقائد میں سے اپنے دلوں اور زبانوں کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں صاف رکھنا ہے۔ (شرح عقیدہ واسطیہ ص ۴۰۳) حافظ ابن تیمیہ امام احمدؒ سے نقل فرماتے ہیں کسی کے لیئے جائز نہیں کہ وہ صحابہؓ کی کوئی برائی بیان کرے یا کسی ایک پر بھی کسی عیب کا الزام لگائے، جو ایسا کرے اس کو سزا دینا واجب ہے، لوگوں کو کیا ہوگیا کہ وہ حضرت معاویہؓ کی برائی کرتے ہیں جو شخص صحابہؓ کی برائی کرے اس کے اسلام کو مشکوک سمجھو (الصارم المسلول) امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس کے قلب میں کسی صحابیؓ سے بغض ہو وہ حکم الٰہی والذین معہ (الی ولہ) لیغیظ بھم الکفار کی زد میں ہے اور فرمایا کہ ان لوگوں کو اصل مقصد حضور اکرم ﷺ کی تنقیص وتوہین ہے مگر اس کی جرآت نہ ہوئی تو آپ کے صحابہؓ کی تنقیص کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جس کے صحابہ ایسے ویسے ہیں وہ خود بھی ایسے ہی ہوں گے (الصارم المسلول) ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہمیں نیعمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ کو کبھی کسی کو خود مارتے نہیں دیکھا مگر ایک شخص نے حضرت معاویہ کو برا کہا تو اس کو انھوں نے خود کوکوڑے لگائے۔ (الصارم المسلول) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں جو صحابہؓ سے بغض رکھے یا اُن میں سے کسی ایک کی برائی قرآن پر ایمان سے کیا واسطہ؟ (تفسیر ابن کثیر) امام نوویؒ فرماتے ہیں یقین کیجیئے کہ صحابہؓ کی برائی کرنا حرام ہے مالکیہ فرماتے ہیں کہ قتل کیا جائے (نووی علی مسلم ص ۳۱۰، ج ۲)۔

ڈاکٹر طارق جمیل کو جامعہ اشرفیہ کے مفتی صاحبان نے تحریری معافی لکھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے تحریری معافی نامہ لکھنے سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مولانا احسان نے روکا ہے۔ جب تک وہ تحریری معافی نامہ علماء کو نہ دیں ان کو معاف کرنا کسی عالم مفتی کے اختیار میں نہیں کیونکہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں دریدہ ذہنی کی ہے اور روافض کو مسلمان قرار دیا ہے جو مروجہ روافض کو مسلمان کہتا ہے وہ خود اسلام سے خارج ہے۔ رجوع کے لیئے تحریری معافی نامہ کے ہمراہ علی الاعلان تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہے۔

۶۔ مسٹر بہاولپوری بے لگام گھوڑے نے تو حد کردی یہ قادیونیوں کا ایجنٹ اس کی کفریات کی تو طویل داستان ہے، بہرحال مفتی رشید احمدؒ نے جو کفر کا فتویٰ تھا وہ ریکارڈ پر موجود ہے ان کفریہ وجوہات سے علی الاعلان شرعی رجوع نہیں کیا گیا۔ اس لیئے اس سے تقریر کرانا اور سننا دونوں حرام ہیں۔

۷۔ فضائل اعمال یا تبلیغی نصاب کا جو طریقہ تعلیم رائج ہوا ہے یہ بدعت ضالہ ہے۔ غیر لازم کو لازم کرنا مطلق کو مقید کرنا، مستحب کو فرض کا درجہ دینا، اسی کا نام بدعت ضلالہ ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ اس کتاب میں مولانا زکریا صاحب نے اپنے والد کو حضرت حسینؓ سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ علمائے دیوبند بھارت میں دین کے معاملے میں غدار ملت مرزا الٰہی بخش کے خاندان سے تعلق رکھنے والے علماء کا اعتبار نہیں کرتے۔ جہاں علمائے دیوبند سمجھ کر ان کی کتب پڑھی جاتی ہیں حالانکہ اس خاندان نے علمائے دیوبند کو جو نقصان پہنچایا وہ اظہر من الشمس ہے۔ فضائل اعمال کو قرآن کے بدل کے طور پر متعارف کرایا جارہا ہے۔ حضرت مولانا رحمت اللہ کے صاحبزادے مولانا عبداللہ طارق صاحب مدظلہ بستی نظام الدین نے فضائل اعمال پر تحقیقی حاشیہ لکھا یہ کام بنگلے والی مسجد کے مکینوں کو پسند نہیں آیا۔ وہ

ناراض ہوگئے۔ جس پر تابش پرتاپ گڑھی نے تنقیدی کتاب لکھی جس سے شیخ الحدیث کی مجددانہ خاندانی عظمت مجروح ہوئی۔ جب شیخ الہند ۱۹۲۰ء میں مالٹا کی اسیری سے واپس تشریف لائے تو فرمایا ہمیں جیل کی تنہائیوں میں امت کے زوال کا سبب قرآن سے دوری اور آپس کا اختلاف نظر آیا۔ درحقیقت آپس کے افتراق کا سبب بھی قرآن سے دوری ہے۔ لہٰذا جو علماء اپنے آپ کو دیوبند کے روحانی فرزند کہتے ہیں انہیں اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دروس قرآن کا اہتمام کرنا چاہیے اور تبلیغی نصاب کی جاہلانہ تعلیم کے سد سکندری بن جائیں۔ تاکہ دشمنان اسلام کی یہ سازش کہ فضائل اعمال قرآن کے بدل کے طور پر متعارف ہو، ناکام ہوجائے۔ خاندان بخشی کی مراعات یافتہ نام نہاد علماء کی جماعت کا علمائے دیوبند سے کوئی تعلق نہیں۔ اس خاندان نے ہمیشہ رضاخانیوں کی طرح انگریز بر پدر فرنگ کی حمایت کی ہے۔ کبھی کہا انگریزوں کو حکومت اللہ تعالیٰ نے دی ہے کبھی کہا انہیں ہندوستان سے مت نکالو انہیں مسلمان بناؤ، ہم پوچھتے ہیں فرعون کو حکومت کس نے دی تھی؟ اللہ تعالیٰ نے، موسیٰ علیہ السلام کو عصا دے کر فرعون کی حکومت ختم کرنے کے لیئے کس نے مبعوث فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ نے بنونضیر اور بنو قریظہ کو مسلمان بنایا تھا یا مدینے سے نکال دیا تھا؟ خاندان بخشی نے علی الاعلان یہ کہ علمائے دیوبند نے دعوت سے پہلے سیاست شروع کر کے غلطی کی۔ بخشی خاندان نے علماء دیوبند کی گود میں بیٹھ کر علمائے دیوبند کی داڑھی نوچی ہے۔ علمائے دیوبند ہوشیار ہوجائیں جو قرآن کے دشمن ہیں وہ علماء دیوبند کے وفادار ہرگز نہیں ہوسکتے۔

۸۔ یہ تمام اقوال قرآن وحدیث کے خلاف ہیں کوئی شخص یا جماعت ایسے اقوال کی تبلیغ کرے وہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا ایسے شخص یا جماعت کو بزور بازو روکنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ایسے اقوال ادا کرنے والے فوری توبہ تائب ہوکر دوبارہ ایمان قبول کریں۔ تجدید نکاح اور اعلان توبہ ضروری ہے۔ یہ تمام کفریہ اقوال اور اصطلاحات فری میسن اور قادیانیوں کے تھنک ٹینک ایجاد کرتے ہیں تاکہ یہ اقوال واصطلاحات ادا کرنے والے مسلمانوں کی بیویوں کو طلاق ہوجائے اور اولاد حرام کی پیدا ہو، تاکہ یہ حرام کی اولاد دجال کے کام آئے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ دجال کی فوج میں سب حرامی ہوں گے۔ (مفہوم) اس بارے میں مستقل تصنیف کی ضرورت ہے کوئی اللہ کا بندہ کتاب لکھے تاکہ ان اقوال میں چھپے ہوئے کفر کے نشتر لوگوں کو نظر آئیں اور ان کو اپنا ایمان بچانے میں مدد ملے۔ حدیث کا مفہوم ہے اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی منافق سے بچائے گا اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے بچائیں گے۔ ان سے بڑا منافق کون ہوگا جو یہ کہتے ہوں کہ مشورہ وحی کا بدل، نبی کا بدل مجمع اور رونے سے نبوت ملتی ہے۔ کتاب جامد ہے نیز شرح مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۵۵۵ جلد نمبر ا میں شیخ سلیم اللہ خان صاحب نے لکھا ہے جس مجلس میں دین کی سُبکی ہو وہاں خاموش رہنے والا بھی منافق ہے (تلخیص)

۹۔ قیام پاکستان سے پہلے یہ بات دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں پہنچ چکی تھی کہ عوام میں مولانا الیاس کے بارے میں الہامی نبی والا عقیدہ پھیلایا جارہا ہے۔ لیکن خان بہادر رشید احمد دہلوی کی وجہ سے مفتی محمود الحسن گنگوہی نے اس وقت ان کو لگام دیا ہوتا تو اب یہ معاملہ پیش نہ آتا۔ یہی باتیں قادیانی ملعون نے بھی لکھی ہیں۔ وہ اپنی کتاب 'حصول نبوت کے طریق' میں لکھتا ہے کہ کوئی بھی بندہ نبی بن سکتا ہے یہاں اس بات کو ذرا اور انداز میں لکھا گیا ہے کہ صحابہ کی جمات بنا سکتا ہے۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ کے پاؤں کی خاک کے برابر بھی بعد میں آنے والے نہیں۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت نبی بنا سکتا ہے وہ سلسلہ بند ہوگیا ہے اب کون بنائے گا؟

۱۰۔ معجزات کا تعلق نماز سے نہیں ہوتا۔ اگر ایسی بات ہوتی تو آپ ﷺ خندق کی کھدائی میں مصروف ہوکر نمازیں قضا نہ فرماتے۔ بلکہ کسی حجرے میں بیٹھ کر انگلی کے اشارے سے لشکر کفار کو خاکستر کردیتے۔ دندان مبارک شہید نہ کراتے، صحابہ کرامؓ کو شہید نہ کراتے۔ ایسی باتیں جہالت نہیں بلکہ جہل مرکب پر مبنی ہیں۔ معجزات نبی قبضہ اختیار میں نہیں ہوتیں، یہ عطا خداوندی ہوا کرتیں ہیں نیچری معجزات کے منکر ہیں۔ سامری ملت سرسید نے ان کو یہی سبق پڑھایا تھا۔ تبلیغی جماعت میں غیر محسوس طور پر نیچری، فری میسن اور قادیانی نظریات و مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے۔

یہ جماعت انگریزوں نے بنائی ہے تاکہ دین کو بدل کر لوگوں کو سکھایا جائے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان، مسلمان نہ رہے انہوں نے پہلے ایک کفریہ نظریہ لوگوں کو دیا کہ مشورہ وحی کا بدل ہے اب دوسرا کفریہ نظریہ لوگوں کو دیا جارہا ہے کہ مجمع نبی کا بدل ہے۔ بڑا مجمع رائے ونڈ میں ہوتا ہے یہ کسی بڑے نبی کا بدل ہوگا اس کے بعد بعد

بنگلا دیش کا مجمع ہے اور درمیانہ نبی کا بدل ہوگا اس کے بعد چھوٹے چھوٹے اجتماعات ہوتے ہیں وہ چھوٹے چھوٹے نبیوں کے بدل ہوں گے۔۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔دُشمنانِ اسلام کی خواہش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمان اصل اسلام سے ہٹ کر کسی دوسرے خودساختہ بناوٹی اسلام پر علماً وہ عملاً آئیں تاکہ یہ کام ان سے لیا جائے لہٰذا انہوں نے وحی کا بدل مشورہ نبی بدل مجمع قرآن کا بدل فضائل اعمال، حافظ کا بدل سہہ روزے والا، عالم کا بدا ایک چلّے والا، مفتی کا بدل تین چلّے والا، شیخ الحدیث کا بدل اندرون سال والا، شیخ القرآن کا بدل بیرون سال والا، مجتہد بدل مقیم، جہاد کا بدل پکنک اور تلوار والے فی سبیل اللہ کا بدل بستر والا فی سبیل اللہ متعارف کرایا۔اگر اس گمراہ جماعت کا راستہ نہ روکا گیا تو آئندہ بیس پچیس سال میں ایک نیا اسلام متعارف ہوگا جس کے سربراہ پٹواری ہوں گے دارالافتاء کا نظام جنید جمشید کی سربراہی میں گویوں کی ٹیم سنبھالے گی جو علّت و حرمت کے فتاویٰ ٹی وی پر جاری کیا کرے گی۔خداوندا جائیں تو جائیں کہاں؟ عبدالوہاب کا جزوی نبوت کا اعلان تبلیغی اسٹیج سے پہلی بار نہیں ہو۔ پہلے یہ باتیں مولانا الیاس کے بارے میں پھیلائی گئیں اب عبدالوہاب کو جزوی نبی بننے کا شوق سوار ہوگیا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شریعت مطہرہ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔تحریرات مذکورہ فی السوال اور منسلکہ مع الستفتاء کے مطابق شخص مذکورہ مدعی نبوت اور منکر ختم نبوت ہے ایسا شخص قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں کفر مرتد اور واجب القتل ہے۔ایسے شخص یا جماعت کے کفر میں شک ہے جس پر قرآن کریم کی تقریباً سو آیات کریما اور دوسودس کے قریب احادیث نبویہ شاہد ہیں۔قرآن وسنت کے ساتھ امت کا اجماع بھی اس پر ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔لہٰذا جو آدمی یا جماعت عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے وہ کافر، مرتد، دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے۔اہل اسلام میں ایسے شخص کے کافر و مرتد اور واجب القتل ہونے میں کبھی بھی دو آراء نہیں پائی گئیں اور راجح مذہب کے مطابق ایسے شخص کی توبہ بھی قابل قبول نہیں وفات کے بعد سب سے پہلی مہم جہاد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں اسی کے خلاف ہوئیں۔جمہور صحابہ کرامؓ نے دعویٰ نبوت کی بات پر مسلیمہ کذاب کو اور تصدیق کی بنا پر اس کے پیروکاروں کو کافر اور واجب القتل قرار دیا۔اسلام میں سب سے پہلا اجماع یہی تھا جو منکر ختم نبوت اور اس کے پیروکاروں کے متعلق منعقد ہوا۔آنحضرت ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق: 'میری امت میں تیس کذاب ودجّال ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔۔۔الخ بہت سے بدبختوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر صحابہ کرامؓ و تابعینؒ اور ان کے بعد کے تمام خلفائے اسلام اور پھر عام اہل اسلام نے ہمیشہ ہر دور میں ہر علاقے میں ایسے بدبختوں کے ساتھ وہی معاملہ کیا جو ایک مرتد کے ساتھ ہونا چاہیئے۔چنانچہ اسود عنسی نے حضور ﷺ کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور اس کو قتل کر دیا گیا۔اسی طرح بعد میں خلفائے اسلام کے دور میں بھی اگر کسی نے دعویٰ نبوت کیا تو اسے فوراً واصل جہنم کر دیا گیا تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں: وفعل ذالک غیر واحد من خلفاء والملوک یاشیاہم واجمع العلماء وتتھم علی صواب فعلھم والخالف فبذالک من کفرھم کافر'(شفا: قاضی عیاض) ترجمہ 'اور بہت سے غلفاء وسلاطین نے ان جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے اور اس زمانہ کے علماء نے ان کے اس فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا ہے اور جو شخص ایسے مدعیان نبوت کی تکفیر میں خلاف کرے وہ خود کافر ہے'خلیفہ ہارون الرشیدؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نوح کا دعویٰ کیا۔ہارون الرشیدؒ نے بحکم ارتداد اس کا سر قلم کردیا از عبرت کے لیئے اس کی لاش کو سولی پر لٹکایا۔(کتاب المحاسن بیہقی ص۲۴، ج۲) علامہ سید محمد آلوسیؒ فرماتے ہیں: 'وکونو صلی اللہ علیہ واسلم خاتم النبیین مما نطقت بہ الکتب اصدعت بہ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان امر'(روح المعانی، ص۲۵، ج۷) ترجمہ: 'آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، ان مسائل میں سے ہے جس پر تمام آسمانی کتب ناطق ہیں اور احادیث نبویہ ﷺ اس کی وضاحت کرتی ہیں اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔'علامہ ابن حجر مکیؒ رقم طراز ہیں: ومن اعتقد رحیا بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کفر باجماع المسلمین۔ترجمہ'اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا عقیدہ رکھے وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔'حضرت ملا علی قاریؒ فقہ الاکبر میں فرماتے ہیں: 'ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔حافظ ابو منصور بغدادیؒ لکھتے ہیں: 'کل من اقر بنوۃ ﷺ قربانہ۔۔۔فھو کافر(اصول دین لابی منصور بغدادی ص۱۶۳) علامہ طحاویؒ فرماتے ہیں: 'کل دعوۃ بعدہ علیہ السلام بگی وھوی وھوالمبوث الی الجن وکافۃ الروی'(عقیدہ طحاویہ ص۱۴) فتاویٰ عالمگیری جو پانچ سوعلماء ومفتیان کی توثیق سے مرتب ہوا، اس میں ہے کہ: 'وقال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم وریدبہ من پیغام مے برم یکفر'(فتاویٰ عالمگیری، ص۲۶۳، ص۳) حصول عمادی میں کلمات کفر شمار کرتے ہوئے اسی عبارت کو نقل کیا گیا ہے(نصول عمادی ص۱۳۰) علامہ ابن حزم اندلسیؒ رقم طراز ہیں: 'وکذالک من قال۔۔۔ان بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا۔۔۔لایختلف انسان فی تکفیرہ۔۔۔الخ'اور ایسے ہی جس نے کہا کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے

بعد بھی کوئی نبی ہے اس کے کفر میں دو آدمیوں کو بھی اختلاف نہیں ( کتب الملل والنحل ص ۲۴۹، ج ۳) بطور نمونہ چند اساطین امت کے فتاویٰ جات پیش کر دیئے گئے ہیں، جن سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر کافر مرتد اور واجب القتل ہے اور ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا یا ایسے شخص کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ یہی ائمہ اربعہ کا مسلک ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ ایسا شخص ایک مسلمان ملک میں ایسی جسارت کرتا ہے تو اس کو قتل کرنا مسلمانوں کی حکومت پر واجب ہے اور مشہور قول کے مطابق ایسے بد بخت کی توبہ بھی قبول نہیں۔

نبوت رونے یا عبادت سے نہیں ملتی بلکہ یہ منجانب اللہ عطا ہوتی ہے اور سید نا محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ خاتم النبیین علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی ظلی نبی نہ کوئی بروزی نبی نہ کوئی الہامی نبی نہ کوئی جزوی نبی۔ جو شخص یا جماعت ایسا اعتقاد رکھے یا ایسے بندے کو صالح سمجھے دونوں صورتوں میں ایمان واسلام سے خارج ہے۔ وہ حضرات بیدار ہو جائیں اور توبہ کریں جو اس گمراہ جماعت کے قصیدے گا گا کر اپنا ایمان برباد کر رہے ہیں۔ جس کی کوکھ سے کوئی الہامی نبی نکلتا کوئی جزوی نبی۔ اگر محمود گنگوہی نے کتمانِ علم نہ کیا ہوتا تو اس فتنے کا سدِ باب بہت پہلے ہو چکا ہوتا۔ اب بھی پاکستان اور بنگلہ دیش کے بڑے بڑے دارالافتاء چند ٹکوں کی خاطر اس جدید قادیانیت کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ یہ فتویٰ فروش یاد رکھیں تاریخ لکھی جارہی ہے بعد میں آنے والے ان پر لعنت کریں گے ایسے لعنتیوں کے لیئے اللہ کی طرف سزا برقرار ہے۔ عوام کو چاہیئے اس قسم کے دین فروش مفتیوں اور علماء کا بائیکاٹ کریں۔ یہ لوگ اجماع کا رٹ لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ علمائے حق کا اجماع نہیں یہ گونگے شیطانوں کا اجماع ہے۔ علمائے کرام اور اہل عقل و دانش عوام کا فریضہ ہے کہ عوام کو ان جہلاء کے جال میں پھنسنے سے منع کریں اگر پھر بھی لوگ نہیں مانتے اور اس جدید قادیانیت کو نہیں چھوڑتے تو ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کی خوشی غمی میں شریک نہ ہوا جائے ان کے جنازے میں شرکت نہ کی جائے ان سے مناکحت نہ کی جائے۔ ان کی اقتداء میں جماعت نہ پڑھی جائے اگر غلطی سے پڑھ لی تو لوٹا دی جائے۔ یہ سب معلوم ہونے کے بعد پھر بھی کوئی ایسی کسی جہالت کے راستے پر چلتا ہے تو قیامت کے دن خود کو جواب دہ رہے گا۔ جو لوگ اس غیر شرعی جماعت کی وجہ سے دین کی طرف متوجہ ہو اس کی مثال اس نومولود بچے کی سی ہے جو غیر شرعی طریق سے یعنی بے نکاح والدین کے ذریعے دنیا میں آیا۔ ایسے بچے خود قصوروار نہیں ہوتے بلکہ ان کے والدین قصوروار ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کی شرعی حیثیت کے بارے میں فقہائے کرام کی تصریحات موجود ہیں۔ جو غیبی مدد کے قصے سنائے جاتے ہیں وہ تمام استدراج ہیں۔ جس مفتی نے بیانات دینی دعوت ملفوظات اور مکتوبات، مرقع یوسفی، چشم آفتاب، دعوت و تبلیغ کو مدنی نقشہ، انچاس کروڑ کا خود ساختہ ثواب، بندگی کی صراط مستقیم علماء کی بددعا جماعت، ابلیس بزرگوں کی شکل میں، کلمۃ الھادی، انکشاف حقیقت، ابلیس کے قلّی، دین کے داعی یا دین کے دشمن، شاہراہ تبلیغ خرافات تبلیغ، دجالی فتنہ سے بچاؤ، تبلیغی قرآن، علماء دیوبند اور تبلیغی جماعت، کیا تبلیغی جماعت نہج نبوت پر کام کر رہی ہے۔ جدید قادیانیت، گشتی بدعت، تبلیغی جماعت قادیانیوں کے راستے پر وغیرہ کا بغور مطالعہ نہ کیا ہو اس مفتی کا ان تحریفیوں کے بارے میں فتویٰ دینا جائز نہیں۔ سب کچھ جانتے بوجھتے بڑے بڑے مدارس کے علماء صرف اس وجہ سے خاموش ہیں کہ چندے اور قربانی کی کھالیں بند نہ ہو جائیں۔ ان سب سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی رُو سے سوچ لیں دنیا کی پشت پر تھوڑا عرصہ رہنا ہے قبر میں ہزاروں لاکھوں سال سے بھی زیادہ۔ کسی عالم دین یا مفتی سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے (اور وہ کسی دنیاوی لالچ یا خوف یا ملامت کی وجہ سے ) وہ مسئلہ چھپائے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی اکما قالا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ سید الکونین احمد مجتبیٰ ﷺ کے دین کو تختۂ مشق بنتے آپ دیکھتے رہیں۔ آپ خاموش تماشائی بنے رہیں۔ اور آپ کے لیئے بہتر ہے توبہ کر لیں اور ان کا راستہ روکیں ورنہ خاموش تماشائی بننے والے بنی اسرائیلیوں کے انجام کے لیئے تیار ہو جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

**مفتی عبد المتین قدوائی**

**جامعہ قاسمیہ، سورت گڑھ، راجھستان، بھارت**